مقبول پر اثر

مصنفہ ومؤلفہ

عالیجناب مستطاب مولنا مولوی حکیم الحاج سید

مقبول احمد صاحب قبلہ

دہلوی طاب ثراہ

ناشران

افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور

سلسلہ تعلیم دینیات

مذہب حقہ امامیہ اثنا عشریہ کی

دوسری کتاب

مقبول پرائمر

حصہ دوم

مصنفہ و مؤلفہ

عالیجناب مستطاب مولانا مولوی حکیم الحاج سید مقبول احمد صاحب

قبلہ دہلوی طاب ثراہ

مطابق فتاوے

سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام اعلم فالاعلم الحاج آقائے سید حسین صاحب قبلہ

بروجردی الطباطبائی مدظلہ العالی

باہتمام

افتخار بکڈپو کرشن نگر لاہور

در استقلال پریس لاہور طبع شد

بار چہارم ایک ہزار قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۵؍ پائی

قسم خاص ۱۰؍۔ ۶ پائی

فہرست مضامین

تقریظات

(۱) حضرت سرکار شریعتمدار مولانا سید یوسف حسین صاحب
قبلہ مجتہد العصر اعلی اللہ مقامہ

نحیف نے اس رسالہ مبارکہ کو جو عقائد حقہ فرقۂ اثنا عشریہ پر مشتمل ہے من اولہ الی آخرہ بالاستیعاب دیکھا۔ اس کے جملہ مسائل پر عمل کرنا حقیر کے نزدیک جائز اور صحیح و مُبرء ذمہ ہے۔ اُمید ہے کہ مومنین اس کا مطالعہ کر کے منتفع ہوں گے۔ وفق اللہ المومنین للاعمال الصحیحۃ۔

حررہ سید یوسف حسین النجفی الامروہوی بقلمہ

---

(۲) فلسفی دوران جناب مولانا حکیم سید قمر الزمان صاحب قبلہ
صدر الافاضل پروفیسر اسلامیات دیال سنگھ کالج لاہور

باسمہٖ سبحانہٗ میں نے مقبول پرائمر کے پانچوں حصوں کا مطالعہ کیا جن پر جناب مولانا مولوی سید قائم علی صاحب فانی جارچوی فاضل ادیب فاضل فقہ خطیب شیعہ جامع مسجد کرشن نگر لاہور نے حضرت آقا بروجردی صاحب اعلم فی العالم ایران کے مسائل حاشیہ پر تحریر کئے ہیں۔ اب یہ کتابیں آقائے بروجردی کے مسائل کے مطابق ہیں لہذا مومنین کو چاہئیے کہ وہ خود بھی فیض حاصل کریں اور اپنے بچوں کو بھی ان کی تعلیم دلا کر ثواب دینی و دنیوی حاصل کریں۔ فقط

دستخط سید قمر الزمان

۱۱ فروری ۱۹۵۶ء بروز یکشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر قسم کی تعریف اس عالم کے پیدا کرنیوالے کے لئے زیبا ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ اُس کے جسم ہے۔ نہ وہ کسی مکان یا چھت میں ہے نہ وہ نور ہے۔ نہ نار ہے۔ نہ اُس کے ماں ہے۔ نہ باپ۔ نہ اولاد ہے نہ کنبہ اور نہ کوئی قبیلہ۔ نہ کسی کو اُس نے بیوی بنایا۔ نہ اُس نے کسی کو فرزند ٹھہرایا۔

نہ اُس کی مثال ہے نہ نظیر۔ نہ اُس کا کوئی وزیر ہے نہ مشیر۔ نہ وہ محتاج ہے نہ فقیر۔ اُس کا حکم اٹل ہے۔ نہ اُس کا حکم کوئی روک سکتا ہے اور نہ وہ ٹالا جاسکتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اِسی وجہ سے تو اُس کو ازلی ابدی کہتے ہیں۔ تمام دُنیا کی کھُلی سے کھُلی۔ پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں سے وہ واقف ہے ہر چیز کی باریکیوں سے وہ آگاہ ہے۔ دیکھنے کی چیزوں کو بغیر دیکھے وہ جانتا ہے اِسی لئے اُس کو بصیر کہتے ہیں۔ سُننے کی باتوں سے بغیر سُنے وہ

واقف ہے۔ اسی لئے اُس کا نام سمیع ہے۔ ہم جن چیزوں کو اپنے حواس سے معلوم کرتے ہیں۔ خُدا بغیر حواس کی مدد کے اُن سے آگاہ ہے۔ اسی سے وہ مدرک کہلاتا ہے۔ اُس میں ہر طرح کی قوت اور قدرت ہے۔ جس چیز کو چاہے وہ آدمیوں کی طرح بات کرنے لگے۔ اسی لئے وُہ متکلم ہے۔ خُدا دیکھنے کی چیز نہیں۔ اُسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ وُہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں جان سکتا۔ نہ اُسے نیند آتی ہے۔ نہ اُونگھ نہ وُہ کبھی سوتا ہے۔ نہ وُہ کبھی جاگتا ہے۔ تمام عالم کا خالق وُہی ہے اور وُہی ہر جاندار کو رِزق دینے کا ذمّہ دار۔

اُس کا ہر کام مضبُوط اور محکم ہے۔ اور بے عیب ہے۔ تن تنہا وُہ تمام عالم کا منتظم ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے زندہ ہے اور ہمیشہ ہی زندہ رہیگا اُسے فنا اور زوال نہیں۔ وُہ ہر طرح سے کامل کیا بلکہ اکمل ہے۔ اُس کی ذات اور صفات میں کسی قسم کا عیب اور کمی نہیں۔ نہ وُہ کسی سے فریب و دغا کرتا ہے۔ اور نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے۔ نہ وُہ ہنسی اور مسخراپن کرتا ہے۔ وُہ بے اِنتہا سچّا ہے اور اُس کا وعدہ پُورا اور سچّا ہوتا ہے۔ جو کچھ کرتا ہے اپنے ارادہ سے کرتا ہے۔ اپنے کاموں میں خودمختار ہے۔ جو چاہے کرے۔ جو چاہے چھوڑ دے۔ اپنے بندوں کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اسی وجہ سے اُس

کو منعم حقیقی اور واہب کہتے ہیں۔ وہ اپنے بندوں سے نیک کام چاہتا ہے۔ اسی سبب سے اُس کو مُرید کہتے ہیں۔ وہ کسی سے بدی کا طالب نہیں۔ جبھی تو اُس کا نام کارہ ہے۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور نہ وہ ظلم سے راضی ہے۔ اسی لئے تو عادل ہے۔ جو کام بھی وہ کرتا ہے اُس میں کوئی نہ کوئی حکمت اور مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض دفعہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ کبھی کوئی عبث اور فضول کام نہیں کرتا۔ جو کچھ اُس نے پیدا کیا ہے اُس میں کوئی فائدہ اور نفع یقینی طور پر ہے اگرچہ ہماری عقلیں اُس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں۔ اُس نے اپنی مخلوق کو راحت و آرام دینے کے لئے ویسے ہی سامان مہیّا کئے۔ اس کے سب محتاج ہیں۔

نبی و رسُول

نبی و رسُول کِسے کہتے ہیں؟ اس کو مقبول پرائمر کے حصّۂ اوّل میں دکھا دیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ عُہدہ دُنیا کے لئے ایسا ہی لازم ہے جیسا کہ خُدائی کے لئے خُدا کا وجود۔ دُنیا قائل ہے کہ ہر انسان خطا کرنے والا ہے ایسی حالت میں اگر کوئی ایسی ذات ہم میں موجود نہ ہو جو ہماری عبادات باری کی منشاء کے مطابق سکھائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری خطاؤں کی سزائیں ہم پر عذاب کیا جانا یقیناً ظلم ہوگا۔ پس وہ

ذات جو ہم کو خدا کی سیدھی اور سچی راہ دکھائے اور خدا کے اُن تمام احکامات کو ٹھیک اُسی طرح پہنچائے جس طرح کہ جناب باری کا مُدّعا مقصود ہے۔ رسُول ہے اور لازم ہے کہ وُہ معصُوم ہو۔ ورنہ غیر معصُوم اگر ہوگا تو معمولی انسانوں کے مانند خطا و گناہ سرزد ہونا ممکن ہے اور پھر اُمّت اور رسُول میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا۔

جناب رسُولِ خُدا کی فضیلت

جناب رسُول خُدا صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم ہر قسم کی ظاہری و باطنی نجاستوں سے پاک اور گناہوں سے پاکیزہ ہیں۔ اُن کا مرتبہ ہر نبی سے بڑھا چڑھا ہے جو مُعجزات دیگر ہر نبی و رسُول کو جُدا جُدا دئے گئے وُہ کل مُعجزات بھی آنحضرتؐ کو جناب باری نے عطا فرمائے اور اُن سے زیادہ بہتر اور برتر وُہ معجزہ کرامت فرمایا جسکو قرآن کہتے ہیں۔ اور جس کا تذکرہ آیندہ آئیگا۔ اگر انکی ذات نہ ہوتی تو کون و مکاں میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ یہی باعثِ ایجادِ عالم ہیں اور یہی مقصود جنابِ باری ہیں۔ جب ہی تو لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اُن کی شان میں آیا۔ اور یہی وُہ ہیں کہ جن کے بعد نبی نہ ہوگا۔ جب ہی تو خاتم النّبیّین لقب پایا۔ دُنیا میں اگر ظاہر لطاہر وُہ شانِ مُعجزات

کی دکھائی کہ دُنیا کو حیرت میں ڈالدیا۔ اگر دُھوپ میں چلتے تھے تو ابر سر پر سایہ افگن رہتا تھا۔ اندھیری رات میں اگر باہر تشریف لیجاتے تھے تو حضوؐر کے جسم مبارک سے ایسا نُور ساطع ہوتا تھا کہ راستہ روشن و منوّر ہو جاتا تھا۔ کسی مجمع میں اگر تشریف رکھتے تھے تو کوئی دُوسرا حضرت سے بلند بالا نظر نہ آیا۔ سب لپست نظر آتے تھے۔ راستہ میں در و دیوار اور سنگریزے آپ کی تعظیم کرتے تھے درخت جُھکتے تھے اور حضرتؐ پر سلام کرتے تھے اور جدھر سے نکلتے تھے ہر کوچہ و گلی آپ کے جسم مُبارک کی خوشبو سے مہکتی تھی۔ ہزاروں مُعجزے ایسے دکھائے کہ لوگوں کی عقلیں دنگ رہ گیئں۔ چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ آفتاب کو غروب کے بعد پھر نکالا۔ مُردوں کو بحکم خُدا جِلایا۔ کوڑھیوں کو تندرُست۔ اندھوں کو آنکھوں والا بنایا۔ بے اولادوں کو اولاد بخشی۔ فقیروں کو مالا مال کر دیا۔ سوا تین سیر آٹے۔ اور بکری کے گوشت میں چالیس آدمیوں کو سیر کیا۔ اور پھر وُہ جتنا تھا اُتنا ہی رہا۔

ہرنی کی صیّاد سے ضمانت کی وُہ اپنے بچّوں کو دُودھ پلا کر واپس چلی آئی اور آنحضرتؐ کے کلام کی سچّائی آشکارا ہوئی۔ آنحضرتؐ کی زندگی کا جب زمانہ قریب ختم پہنچا۔ خیبر کے مقام میں ایک ملعونہ نے زہر دیا۔ چند مرتبہ اُس نے زور دکھایا مگر بقدرتِ خُدا اُس کا پُورا پُورا

اثر نہ ہونے پایا۔ لیکن افسوس سنہ ۱۱ھ میں اٹھائیسویں صفر کو وہ زہر اپنا رنگ لایا۔ اور آخر کام تمام کر ہی گیا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے غسل دیا اور کفن کافور جنّت سے حنوط کیا۔ نمازِ جنازہ پڑھی حجرہ مبارک میں سپردِ زمین کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

قُرآن

ہجرت سے تیرہ ۱۳ برس پہلے جناب رسولِ خُدا صلّے اللہ علیہ وآلہ پر ستائیسویں ۲۷ رجب کو قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ حضرت جبرئیل سب سے پہلے سورۂ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی تاریخ سے آنحضرت رسالت پر مامور ہوئے۔ وہی دن روزِ بعثت کہا جاتا ہے۔ اور اس دن خوشی بھی کی جاتی ہے قرآن میں چھوٹی بڑی کُل ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ سب سے آخر کی سورت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ کے دِل خوش کُن الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

یہ واضح رہے کہ سورۂ لایلاف اور سورۂ الم ترکیف دونوں ایک ہی سورت ہے اور ان کے درمیان میں بسم اللہ بھی ہے۔ اسی طرح سورۂ والضّحٰے اور سورۂ الم نشرح دونوں ایک ہی سورہ ہیں۔ اور بسم اللہ بھی اُن میں شامل ہے۔ ایسے ہی سورۂ انفال اور سورۂ برأت

(توبہ) سُورہ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے؛

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ احکام کے متعلق جتنی آیتیں ہیں اُن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ جس ترتیب سے قُرآن نازل ہُوا تھا وہ یہ ترتیب نہیں ہے جناب رسُولِ خُدا صلے اللہ علیہ وآلہ جناب امیرالمومنین علی علیہ السّلام سے لکھوا کر جو جمع کراتے رہتے تھے۔ اسکی ترتیب میں اور رائج شدہ قرآن کی ترتیب میں زمین آسمان کا بل ہے۔ خلیفۂ ثالث کے زمانہ میں قرآن کی ترتیب اُلٹ پلٹ کر دی گئی۔ کہیں کی آیت کہیں لاڈالی۔ یہ اور غضب کیا گیا بہت سی قرآن مجید کی جلدیں آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی نذر کردی گئیں۔ جناب امیرالمومنین علی علیہ السّلام نے اپنے ہاتھ کا لکھا ہُوا قرآن لوگوں کے سامنے ایک دفعہ پیش کیا اور فرمایا اَے گروہِ مردم یہ قُران اُسی ترتیب کے موافق ہے جس طرح نازل ہُوا تھا مگر لوگوں نے کچھ توجہ نہ کی۔ مگر خدا اپنے نُور کو پُوری طرح چمکاتا ہے اور چمکائے گا۔ اگرچہ مشرک اور کافر اس کے چھپانے کی کوشش اور اُس کی روشنی سے کراہت کریں۔

ولایت امیرالمومنین علیہ السّلام خُدا ہی کا نُور ہے۔ دیکھو کیسا تمام عالم کو روشن کئے ہوئے ہے اور روز بروز اس روشنی کو ترقی ہو رہی ہے۔

امامت

جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے اپنے بارہ خلیفہ مقرّر فرمائے اور سب کے نام مختلف وقتوں میں متعدد صحابہ کے سامنے بتا دیئے۔

رسولؐ کے پہلے خلیفہ

سب سے پہلے خلیفہ اور نائب رسول مولانا امیرالمومنین علیہ السّلام ہیں جن کو جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے مقام جحفہ میں جو غدیر خم کے نام سے مشہور ہے۔ بحکمِ خدا اپنا وصی اور جانشین مقرر فرمایا۔ یہ وہی خلافت ہے جس سے خداوندِ عالم نے دینِ نبوی کو کامل کیا۔ اسی کی وجہ سے خدائے تعالےٰ دینِ اسلام سے راضی ہو گیا۔ اسی خلافت کے طفیل میں مسلمانوں پر خدائے کریم نے اپنی نعمتیں تمام کیں۔ مگر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ اس واقعہ کے دو مہینے دس دن کے بعد ہی اُنہوں نے اس نعمت کا کفران کیا۔ وہ جناب تو حضرت رسولِ خدا کی تجہیز و تکفین میں مشغول رہے۔ اِدھر چند جاہل مُسلمانوں نے ایک اور ضعیف العُمر شخص کو رسولؐ اللہ کی جگہ بٹھا دیا اور غدیر خم کا آنکھوں دیکھتے معاملہ ایسا نظروں سے گرا دیا کہ بالکل اندھے ہو گئے۔

فضیلت امیر المؤمنین علیہ السلام

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام رسول اللہ کی طرح تمام ظاہری باطنی نجاستوں سے پاک ہر قسم کے گناہوں سے پاکیزہ ہیں۔ اُن حضرت نے کبھی سوائے خُدا کے کسی اور کو سجدہ نہیں کیا۔ یہ جناب بارشادِ قرآنی نفس رسُول اور ولیٔ خُدا ہیں۔ انہی حضرت کی شان میں جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے حذیفۂ یمانی سے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد علیؑ بن ابیطالب تم پر خُدا کی حجّت ہے۔ جو شخص علیؑ کی خلافت کا انکار کرے وُہ خُدا کا مُنکر ہے۔ علیؑ کی امامت میں شک کرنا خُدا کے وجُود میں شک کرنا ہے۔ علیؑ کی امامت کا یقین رکھنا خُدا کے وجُود کا یقین رکھنا ہے۔ علیؑ بھائی ہیں رسولِ خدا کے۔ علیؑ وصی ہیں رسُول اللہ کے اور امام ہیں تمام اُمّت کے۔ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا اَے علیؑ! مَیں شہرِ علم ہُوں تم اُس شہر کے دروازہ ہو جو کوئی شہر میں آئے وہ دروازے سے داخل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنا چاہے وہ علیؑ ابن ابیطالب سے سیکھے اَے علیؑ! جو شخص میری دوستی کا دعوےٰ کرے اور وہ تمہارا دشمن ہو۔ اُس کا دعوےٰ جھوٹا ہے۔ اَے علیؑ! تمہارا گوشت میرا گوشت ہے تمہارا خُون میرا خُون ہے۔ تمہاری رُوح میری رُوح ہے۔ تمہارا باطن میرا

باطن ہے۔ تمہارا ظاہر میرا ظاہر ہے۔ تم میری اُمّت کے امام ہو اور میرے بعد میرے خلیفہ ہو۔ تمہارا پیرو نیکبخت ہے۔ تمہارا نافرمان (مخالف) بدبخت ہے۔ اَے علیؑ! جو شخص تمہاری پیروی کرے گا وُہ (روزِ قیامت) نفع پائے گا۔ اور تمہارا دشمن بیحد نقصان اُٹھائیگا۔ اَور جو شخص تمہارے ہمراہ رہیگا وُہ جنّت پر فائز ہوگا اور جو تمہارا ساتھ چھوڑ دیگا وہ جہنّم میں جائیگا۔

دُوسری حدیث میں وُہی جناب فرماتے ہیں۔ ایمان والوں پر علیؑ کا حق اتنا ہے جتنا اولاد پر باپ کا حق ہوتا ہے۔ جو شخص علیؑ کو دوست رکھے اور اُن کے حکم کو مانے (اور اُس پر عمل کرے) خُداوندِ عالم روزِ قیامت اُس کو بزرگی عطا فرمائے گا اور اپنی رحمت سے قریب کریگا اَور جو شخص علیؑ کو غضبناک کرے اَور اُن سے دشمنی رکھے خدا تعالیٰ اُس کو دشمنی کی سزا دیگا اور قیامت کے دِن ذلیل اور رُسوا کرے گا۔

جو شخص علیؑ سے محبّت رکھے اصل اُس کی پاک ہے (نطفہ اُس کا صحیح ہے) جو شخص علیؑ سے دشمنی رکھے وُہ روزِ قیامت پشیمان ہوگا۔ جو علیؑ کو دوست رکھے وُہ میرا دوست ہے۔ اور میرا دوست خُدا کا دوست ہے۔ اَور جو علیؑ کا دشمن ہے وُہ میرا دشمن ہے اور جو میرا دشمن ہے وُہ خُدا کا دشمن ہے۔ اَور جو خُدا کا دشمن ہے اُس پر خُدا کی اور فرشتوں کی اَور تمام آدمیوں کی لعنت ہوگی۔ جو شخص میری وفات کے بعد

علیؑ کو ستائے وُہ میری نبوّت کا اور تمام نبیوں کی نبوّت کا منکر ہوگا۔ اگر علیؑ کے ایمان کا تمام آدمیوں کے ایمان سے مقابلہ کیا جائے تو علیؑ کا ایمان سب سے بڑھا ہُوا رہے گا۔

جنگ خندق میں جب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے عمرو بن عبدوُدّ کو ایک وار میں قتل کیا تو جناب رسُولِ خُدا صلّے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا علیؑ کی ایک ضربت جو روز خندق عمرو بن عبدِ وُدّ کے سر پر پڑی ہے وہ جن و انس کی عبادت سے افضل ہے۔

حضرتؑ کی خصُوصیات

حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام کی چند مخصُوص باتیں جو امّتی خلفاء کو نصیب نہیں ہوئیں اس رسالے میں تحریر کی جاتی ہیں۔

وُہ جناب تیرھویں رجب کو خاص کعبہ میں پیدا ہوئے۔ جب سے خانۂ کعبہ کی بنا ڈالی گئی ہے کوئی اُس میں اُن حضرتؑ کے سوا پیدا نہیں ہُوا۔ اُن جناب نے خانۂ کعبہ کو بتوں کی نجاست سے پاک کیا۔ اُن حضرت نے سوائے جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ و آلہ کے اور کسی آدمی سے تعلیم نہیں پائی۔ حضرت رسُولؐ خدا کے بعد اُن حضرت کا علم سب سے بڑھا ہوا تھا۔ کبھی وُہ جناب جہاد سے نہیں بھاگے۔

اَور نہ کبھی پُشت پھیری۔ فتح کر کے واپس آئے۔ سَو سے زیادہ لڑائیاں لڑے مگر کبھی زخم نہیں کھایا۔ اور نہ لڑائی میں کبھی سے مغلوب رہے۔ اُن حضرت کو آسمانی کُل کتابیں اَور صحیفے خوب یاد تھے۔ ولادت کے بعد حضرت رسولؐ خدا پر سلام کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا۔ اور صحیفہ آدمؑ صحیفۂ شیثؑ۔ صحیفۂ نوحؑ۔ صحیفۂ ابراہیمؑ۔ توریتِ موسیٰؑ۔ زبورِ داؤدؑ۔ انجیلِ عیسےٰ علیہم السّلام اور قرآنِ مجید کی تلاوت فرمائی۔ اصحابِ کہف نے اُن جناب کے سلام کا جواب دیا اَور باتیں کیں۔ اپنا قصّہ سُنایا۔ رسُول کی بیٹی سے حضرت کا نکاح ہُوا۔ خُدا نے اُن حضرت کو ذوالفقار عطا فرمائی۔

اُن حضرتؑ کے والدین کی حالت

اُن حضرت کے والدِ ماجد حضرت ابوطالبؑ اور والدۂ گرامی حضرت فاطمہ بنت اسد دونوں خُدا پرست تھے۔ حضرت ابوطالب کا خاتمہ ایمان اَور دینِ محمدی پر ہُوا۔ حضرت فاطمہ بنت اسد کی تجہیز و تکفین کا جناب رسُولِ خدا صلّے اللہ علیہ و آلہ نے خود انتظام کیا۔ اپنی قمیصِ مبارک میں اُن معظمہ کو کفن دلوایا۔ اور اپنے ہی ہاتھ سے قبر میں اُتارا۔ حضرت ابوطالبؑ کی قبر شریف مکّۂ معظمہ جنّت المعلےٰ میں ہے۔ اور حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر مبارک مدینۂ طیّبہ جنّت البقیع میں ہے۔

حضرتؑ کے غزوات

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے بہتّر لڑائیاں جناب رسولِ خُدا صلےّ اللہ علیہ و آلہ کی ہمراہی میں لڑیں اور فتح کیں اُن میں سے یہ لڑائیاں بڑی سخت ہوئی ہیں:۔

جنگِ بدر۔ جنگِ اُحد۔ جنگِ خیبر۔ جنگِ تبوک۔ جنگِ مکہ۔ جنگِ بنی مصطلق۔ جنگِ خندق۔ جنگِ بیرالالم جو قوم جنات سے ہوئی تھی۔ جنگِ حنین۔

اور ستّر لڑائیاں بعد وفات سرورِ کائناتؐ خود لڑے۔ اُن میں سے یہ بڑے زور کی ہوئیں:۔

جنگِ صفّین۔ جنگِ بصرہ۔ جنگِ جمل جو جناب عائشہ سے ہوئی تھی۔ جنگِ لیلۃ الہریر جو ایک دن رات برابر رہی تھی۔ جنگِ نہروان جو خارجیوں سے ہوئی تھی۔

حضرتؑ کے معجزات

تقریبًا تین ماہ کے سن میں اژدہے کو دو ٹکڑے کیا۔ حیدر نام ہوا۔ قلعۂ خیبر کو توڑا۔ کواڑ کا خندق پر پُل بنایا۔ خندق کی چوڑائی سے وہ کواڑ کچھ کم تھا۔ ایک کنارہ اُس کا ہاتھ میں لئے رہے اور ہوا پر کھڑے رہے۔ تمام لشکرِ اسلام اُس کواڑ پر سے ہو کر گزرا۔ حضرتؑ کے

دستِ مُبارک کو جنبش بھی نہ ہوئی۔ وہ کواڑ چاندی کا تھا اُس کے ٹکڑے اپنے ہاتھ سے اس طرح کئے جیسے گُوندھا ہُوا آٹا توڑا جاتا ہے۔ وُہ ٹکڑے مسلمانوں پر تقسیم کئے۔ بعض بعض منافقوں نے اپنے ٹکڑوں کا وزن کم سمجھا۔ تولے گئے تو سب کے حصّے برابر اُترے۔ مُردوں کو بحکمِ خُدا جلایا۔ آفتاب کو غروب ہونے سے پھیرا۔ جہاد میں جس کو قتل کرتے تھے وُہ دو ٹکڑے ہو جاتا تھا۔ مدینہ سے جابلسا چشم زدن میں تشریف لے گئے اور وہاں کے بادشاہ کو رعیت سمیت مسلمان کیا۔ دن ہی دن میں واپس آئے۔ سلمان فارسی کو دفنانے کے واسطے مدینہ سے مدائن گئے۔ تین ماہ کی مسافت کو تھوڑی سی دیر میں طے کیا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت کی عادات

وُہ جناب ہمیشہ اپنے نفس پر دُوسروں کو مُقدّم رکھتے تھے۔ کسی کی مُصیبت اُن حضرت سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ اُس کے شریک حال ہو جاتے تھے۔ بیوہ عورتوں اور یتیم بچّوں کی امداد فرماتے تھے۔ اور اُن کی خدمت کرتے تھے۔ یتیموں کے واسطے دوش مُبارک پر رکھ کر کھانا لیجاتے تھے۔ کبھی کسی سے سخت کلامی نہیں کرتے تھے۔ اور نہ کسی

پر غصّہ ہوتے تھے۔ نہ کسی کو ایذا پہنچاتے تھے۔ دُوسرے کی بدکلامی کو نرمی سے ٹالتے تھے۔ مسکینوں کے ساتھ زمین پر بیٹھ جاتے تھے۔ اور اُن کی دلجوئی فرماتے تھے۔ متقی ایسے کبھی اُن جناب نے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا۔ زاہد ایسے کہ جَو کا بھوسی مِلا ہُوا آٹا اور نمک یا دُودھ اور شہد اُن جناب کی غذا تھی۔ کبھی اُن حضرت نے ایک جوڑے سے زیادہ کپڑے نہیں بنائے۔ جب وُہ جوڑا اتنا پُرانا ہو جاتا تھا۔ کہ اُس پر رفُو اور پیوند کی بھی گنجائش نہ رہتی تھی تو دُوسرا بناتے تھے۔ باخُدا ایسے کہ جب کھانے کے وقت سائل آیا۔ خود فاقہ کیا یا روزہ پر روزہ رکھا۔ خود نہ کھایا صرف پانی پی لیا۔ مگر کھانا اُسے دیدیا۔ عبادت گزار ایسے کہ ہر شب میں پانسو رکعت نماز بجالاتے تھے۔ خوفِ خُدا اِس درجہ کہ جب وضو کرنے کے لئے بیٹھتے تھے چہرۂ مبارک زعفرانی رنگ ہو جاتا تھا۔ بند بند کانپنے لگتا تھا۔ نماز میں یہ حالت ہوتی تھی کہ لوگ اُن جناب کو مُردہ سمجھ لیتے تھے۔ رحمدل اتنے کہ قیدیوں کو وقت پر سیر کر کے کھانا کھلواتے تھے اور پیاس کے وقت پانی پلاتے تھے۔ انتہا ہو گئی قاتل کی رسّیاں کُھلوا دیں۔ دُودھ اُسے پلایا۔

حضرت کی شہادت

ماہِ رمضان سنہ ۴۰ھ کی اُنیسویں شب میں نافلہ نماز صبح کے سجدے میں

عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی ملعون نے زہر میں بجھی ہوئی تلوار سرِ مبارک پر لگائی۔ دو دن میں وہ زہر تمام جسم میں اثر کر گیا۔ اکیسویں ماہ رمضان کو تریسٹھ ۶۳ برس کی عمر میں دُنیا کو چھوڑا۔ نجفِ اشرف میں حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کی قبروں کے درمیان میں دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ○

جنابِ سیّدہ علیہا السّلام کی فضیلت

جناب رسول خُدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہؑ ہیں۔ صدیقہ۔ طاہرہ معصومہ۔ عالمہ۔ زاکیہ۔ سیّدۃ النّساء العالمین (زنانِ عالم کی سردار) زہرا۔ بتُولؑ۔ عذراء یہ سب اُن جناب کے القاب ہیں۔

یہ وہ معظمہ ہیں جن کی تعظیم حضرت رسُولؐ کیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ فاطمہؑ میری آنکھ کی روشنی ہے۔ فاطمہؑ میری میوۂ دل ہے۔ فاطمہؑ سے خوشبوئے جنّت مجھے آتی ہے۔ فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؑ کو ایذا دی اُس نے مُجھے ایذا دی۔ جس نے مجھے ایذا دی اُس نے خُدا کو ایذا دی۔ جس نے خُدا کو ایذا دی وہ کافر ہے جس نے فاطمہؑ کو رنج پہنچایا خدا کا غضب اُس پر نازل ہوگا۔

حضرت سیّدہؑ کے متعلق اِعتقاد

تمام گناہوں سے یہ معظّمہ پاک ہیں۔ نسوانی نجاستوں سے پاکیزہ ہیں عورتوں کے بُرے اخلاق سے مُبرّا ہیں۔ تمام عالم کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حضرت سیّدہؑ کے مختصر حالات

مکّۂ معظّمہ میں حضرت خدیجہ بنت خویلد کے مبارک شکم سے بعثتِ رسولؐ سے پانچ برس بعد بیسویں جمادی الثانی کو پیدا ہوئیں ۲ھ ہجری میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام کے ساتھ مدینۂ طیّبہ میں عقد ہوا۔ حضرت امام حسنؑ۔ حضرت امام حسینؑ۔ حضرت زینبؑ۔ حضرت اُمّ کلثومؑ۔ یہ چار اولادیں پیدا ہوئیں۔ ۱۱ھ ہجری میں پہلو پر دروازہ گرایا گیا۔ تیسری جمادی الثانیہ کو حضرت رسولؐ کی وفات کے پچھتّر دن کے بعد اٹھارہ برس کی عمر میں وفات پائی۔ پدر بزرگوار کے روضہ میں ظالموں نے دفن نہ ہونے دیا۔ مجبور ہو کر حضرت امیرؑ نے حُجرہ میں دفن کیا۔ لعنۃ اللہ علیٰ من ظلمہا و غصب حقہا۔

رسولِ خُدا کے دُوسرے خلیفہ

جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے دُوسرے خلیفہ ساری

امّت کے امام حضرت حسن علیہ السّلام ہیں - یہ جناب حضرت رسولؐ کے بڑے نواسے ہیں۔ مدینۂ طیّبہ میں پندرھویں[۱۵] ماہ رمضان سنہ ۳ھ کو پیدا ہوئے۔ یہ جناب بھی تمام گُناہوں سے پاک و پاکیزہ ہیں۔ کبھی کسی طرح کا گناہ نہیں کیا۔ وہ جناب اپنے زمانہ میں تمام آدمیوں سے ہر بات میں افضل اور اکمل تھے۔ سنہ ۵۰ھ میں معاویہ نے جعدہ ملعونہ سے زہر دلوایا۔ اٹھائیسویں[۲۸] صفر کو سینتالیس[۴۷] برس کی عمر میں شہید ہوئے جناب عائشہ نے جنازہ پر اُن جناب کے تیر پھکوائے جنّت البقیع میں دفن ہوئے۔

رسولِ خُدا کے تیسرے خلیفہ

حضرت امام حسن علیہ السّلام کے بعد اُن کے چھوٹے بھائی حضرت امام حسین علیہ السّلام خلیفۂ رسولؐ اور اُمّت کے امام ہوئے۔ یہ جناب بھی تمام گناہوں سے پاک ہیں۔ کبھی اُن سے کوئی گناہ نہیں ہُوا۔ یہ جناب اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہیں۔

حسین علیہ السّلام کے فضائل

اِن دونوں سے جناب رسولِ خُدا صلّے اللہ علیہ وآلہ کو بڑی محبّت تھی۔ اِنہی دونوں کی شان میں حضرت رسولؐ نے فرمایا۔ حسنؑ و حسینؑ

عرش خدا کے گوشوارے ہیں حسنؑ و حسینؑ جوانانِ بہشت کے سردار ہیں۔ دہنے کندھے پر حضرت امام حسنؑ کو اور بائیں کندھے پر حضرت امام حسینؑ کو جناب رسولِ خداؐ سوار کرتے تھے اور فرماتے تھے جو مجھے دوست رکھنا چاہے وہ ان دونوں سے دوستی اور محبت کرے۔ انہی دونوں کے واسطے خدا نے عید کے لئے لباسِ جنت بھیجا۔ انہی دونوں کے واسطے بہشت کا میوہ آیا۔ یہ دونوں وہ بزرگوار ہیں جن کا رونا رسول اللہؐ کو گوارا نہ تھا۔ یہ وہ معصوم ہیں جن کے گہوارے کو حضرت جبرئیلؑ ہلایا کرتے تھے۔

حضرت امام حسینؑ کی مختصر سوانحعمری

تیسری شعبان ۴ھ میں ان حضرت کی ولادت ہوئی۔ بعد شہادت حضرت امیر المومنین علیہ السلام دشمنوں کے ہاتھ سے طرح طرح کی ایذا سہی۔ آخر کوفیوں نے خط پر خط بھیج کر مہمان بلایا۔ دوسری محرم ۶۱ھ کو کربلا پہنچے۔ تیسری محرم سے یزید کی فوج پر فوج کربلا میں آنے لگی۔ ساتویں سے پانی بند کیا گیا۔ اُن جناب سے یزید پلید کی بیعت طلب کی گئی۔ حضرت نے بیعت سے انکار کر دیا۔ دسویں محرم کی صبح کو لڑائی شروع ہوئی۔ اُن جناب کا تھوڑا سا لشکر جس میں جوان بوڑھے۔ نابالغ لڑکے سوار پیادے

کُل بہتّر[۷۲] تھے۔ اور بروایتے ایک سو سے کچھ زیادہ تھے لیکن سب بھوکے پیاسے تھے۔ دوپہر میں لڑ بھڑ کر وفا کی پوری داد دیکر شہید ہو گئے عصر کے بعد امام حسین علیہ السّلام کو سنان بن انس نخعی نے اور بنابر مشہور شمر ولدالحرام نے سجدۂ خالق میں ستاون[۵۷] برس کے سِن میں خنجر سے شہید کیا۔ تیسرے روز دفن ہوئے۔ سیعلم الّذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

رسُولِ خُدا کے چوتھے خلیفہ

حضرت امام حسین علیہ السّلام کے بعد خلیفۂ رسولؐ امت کے امام حسین علیہ السّلام کے بڑے فرزند علی بن الحسین زین العابدینؑ ہوئے۔

یہ جناب اپنے دادا حضرت امیرالمؤمنین علیہ السّلام کے زمانۂ حکومت میں حضرت شہربانو بنت یزدجردِ بادشاہِ ایران کے پاک شکم سے پندرہ جمادی الاولیٰ ۳۵ھ کو متولد ہوئے۔ یہ حضرت بھی گناہوں سے بری تھے۔ صبر اور عبادت اِن جناب کی مشہورِ عالم ہے۔ ولید بن عبد الملک نے زہر سے شہید کیا۔ اٹھارہویں[۱۸] محرّم ۹۵ھ کو اٹھاون[۵۸] سال کے سِن میں وفات پائی۔ جنّت البقیع میں امام حسن علیہ السّلام کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

حضرت رسُولؐ کے پانچویں خلیفہ

حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کے بعد اُن جناب کے بڑے بیٹے محمد باقر علیہ السلام منصب خلافت پر فائز ہُوئے۔ امامت کا عہدہ عطا ہُوا۔ یہ حضرت بھی طیّب و طاہر اور گناہوں کی نجاست سے پاک و پاکیزہ ہیں۔ اُن جناب کے زمانہ میں علمِ دین کو بڑی ترقّی ہوئی ہے۔ یہ بزرگوار یکم رجب ۵۷ھ کو اپنے دادا حضرت امام حسین علیہ السّلام کے زمانہ خلافت میں حضرت فاطمہ رضؓ بنت امام حسن علیہ السّلام کے بطن سے پیدا ہوئے حضرت فاطمہ رضؓ کا مشہور نام اُمّ عبد اللہ ہے۔

ہشام بن عبد الملک نے ابراہیم بن ولید سے زہر دلوایا۔ ساتویں ذی الحجہ ۱۱۴ھ میں شہید ہوئے۔ بمقام جنّت البقیع اپنے پدر بزرگوار کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

حضرت رسُولؐ کے چھٹے خلیفہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کے بعد اُن کے بڑے بیٹے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تخت خلافت رسُولؐ کو زینت بخشی۔ یہ حضرت بھی معصوم اور تمام گناہوں سے بری تھے۔ اُن جناب کے

زمانہ میں چار سو راویوں نے حضرت کی زبانی رسول اللہؐ کی حدیثیں سُن کر چار سو کتابیں حدیث کی بنائیں سُنیوں کے بڑے امام ابو حنیفہ بھی ان جناب کے شاگرد ہیں مگر یہ شخص روپیہ اشرفی کے لالچ میں اپنی طبیعت سے باتیں بنا کر اُن جناب کی طرف منسوب کیا کرتے تھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے یُوں فرمایا ہے۔ اور احکامِ خُدا میں قیاسی ٹکے لگایا کرتے تھے۔ جب ہی تو مذہب اسلام میں وُہ باتیں رواج پکڑ گئیں جو حضرت رسولؐ اللہ نے نہیں فرمائی تھیں۔ سفر میں پُوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا۔ کافر کی چھوئی ہوئی گیلی چیز کھانا پینا۔ کفّار سے خریدے ہوئے چمڑے کو پاک سمجھنا اُن ہی کا فتویٰ ہے۔ اُنہوں نے کافر کے بدن کو پاک اور صرف اُس کے دِل کو نجس ٹھیرایا۔ اُن ہی کے حکم سے کنواں نجس ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سترھویں ماہ ربیع الاوّل سنہ ۸۳ھ میں حضرت اُمِ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے۔ محمد بن ابوبکر کا نکاح مہربانو خواہر شہربانو کے ساتھ ہُوا تھا۔ مہربانو کے بطن سے قاسم پیدا ہوئے۔ قاسم کی بیٹی اُمّ فروہ کا نکاح حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے ہُوا۔ اُن سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی ولادت ہوئی۔

منصور دوانقی نے اُن جناب کو زہر دلوایا۔ ۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ ہجری

کو ترسیٹھ ۶۳ برس کی عمر میں شہادت پائی۔ جنت البقیع میں اپنے پدر بزرگوار کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت رسولؐ کے ساتویں خلیفہ

امام جعفر صادق علیہ السّلام کے بعد اُن کے فرزند حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام خلق کے امام ہوئے۔ یہ جناب بھی اپنے باپ دادا کی طرح پاک و پاکیزہ تھے۔ اور گناہوں سے محفوظ تھے۔

یہ حضرت ساتویں ماہ صفر ۱۲۸ھ ہجری کو حمیدہ خاتون شہزادی اندلس کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے۔ آن جناب کی زندگانی کا بڑا حصہ قید خانہ میں گزرا۔ ہارون رشید اکثر ان جناب کو قید کر دیتا تھا اور آزار پہنچاتا تھا۔ آخر اُس کے حکم سے یحییٰ بن خالد برمکی اُن جناب کے قتل پر آمادہ ہُوا اور اس ارادہ سے بغداد میں آیا۔ سندی سے اپنا راز کہا۔ اُس نے اُس کی مدد کی۔ غرض ان دونوں نے اُن جناب کو زہر دیا۔ یکم رجب ۱۸۳ھ میں پچپن ۵۵ برس کی عمر میں راہیٔ جنت ہوئے۔ حضرت امام علی رضا علیہ السّلام باعجاز مدینہ سے بغداد تشریف لائے۔ اُن جناب کی تجہیز و تکفین کو انجام دے کر نماز جنازہ پڑھی اور کاظمین میں دفن کیا۔

حضرت رسولؐ کے آٹھویں خلیفہ

جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کے بعد اُن کے بڑے فرزند حضرت علی رضا علیہ السّلام کے سرِ انور پر تاج امامت رکھا گیا یہ جناب بھی پاک و پاکیزہ اور گناہوں سے معصوم تھے۔ یہ جناب اس درجہ زاہد و پرہیزگار تھے کہ زمانۂ ولیعہدی میں بھی حضرت کا تقوےٰ اور زہد میں بال برابر فرق نہ ہُوا۔ یہ جناب گیارھویں ربیع الاول ۱۴۵ھ کو حضرت اُمّ البنین کے بطن شریف سے پیدا ہوئے۔ اُن معظمہ کا نام تکتم خاتون اور لقب شقراء اور طاہرہ ہے۔

اُن جناب کو مامون رشید نے خراسان میں بُلایا۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس نے اصرار کیا۔ مَیں آپ کو اپنا جانشین بناؤں گا۔ حضرت نے جواب دیا اے مامون! ولیعہد تیرا وہ شخص ہونا چاہیئے جو تیرے بعد زندہ رہے مَیں تو تیری موجودگی میں زہر سے قتل کیا جاؤں گا۔ مامون نے کہا اَے علیؑ بن موسیٰؑ! اگر تم بخوشی منظور نہ کرو گے تو مَیں زبردستی تم کو اپنا جانشین قرار دُونگا۔ اگر اس پر بھی نہ مانِیں گے تو تم کو قتل کر دُونگا۔ یہ سُنکر حضرت خاموش ہو گئے اَور غمگین ہو کر سر جُھکا لیا۔ غرضکہ ماہِ رمضان کی چھٹی تاریخ اُس نے اپنے تمام اراکینِ سلطنت کو جمع کر کے رسمِ ولیعہدی ادا کی۔ مگر موقع کا منتظر رہا۔ ایک دِن انگور میں زہر ملایا اور حضرت کو بلایا۔ انگور

زہر آلود حضرت کے سامنے رکھے گئے۔ تین ۳ دانے حضرت نے نوش فرمائے زہر اپنا کام کر گیا۔ حضرت نے کھانے سے ہاتھ کھینچا۔ مامون نے اصرار کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ تیری خوشی کو اتنے ہی کافی ہیں۔ ماہ صفر ۲۰۳ھ کو اُن جناب نے چون ۵۴ برس کی عمر میں اس سرائے فانی کو چھوڑا۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام مدینہ سے باعجاز خراسان تشریف لائے۔ اپنے پدر بزرگوار کو اُس میں دفن کیا۔

حضرت رسُولؐ کے نویں ۹ خلیفہ

جناب امام علیؑ بن موسیٰ رضا علیہ السّلام کے بعد اُنکے بیٹے حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ یہ جناب بھی اپنے باپ داداؤں کی طرح معصُوم اور پاک و پاکیزہ تھے۔ یہ جناب ۱۰ دسویں رجب ۱۹۵ھ کو حضرت خیزران خاتون سے بروایتے جن کا نام سکینہ یا سبیکہ تھا پَیدا ہوئے۔ یہ مخدُومہ حضرت ماریۂ قبطیہ زوجۂ جناب رسُولِ خُدا مادرِ حضرت ابراہیمؑ فرزندِ رسُولِ خُدا کے قبیلہ سے تھیں۔ اُن جناب کا زورِ علم کیا کوئی بیان کر سکتا ہے۔ ایک مرتبہ مامون رشید نے اپنے مذہب کے علماء سے اُن حضرت کا مُناظرہ کرایا۔ جو کچھ اُن لوگوں نے پُوچھا اُس کا شافی جواب حضرت نے دیا۔ مگر وہ لوگ حضرت کے ایک سوال کا بھی

جواب نہ دے سکے۔ سب کے سب بند ہو گئے۔ یہ دیکھ کر مامون نے اپنی بیٹی امّ الفضل کا نکاح اُن جناب سے کر دیا۔ مگر مامون رشید کا بھائی معتصم حضرت کا دشمن تھا۔ جب یہ اپنے برادر کی جگہ غصبی خلافت پر قابض ہوا تو اُس شقی ازلی نے اُس حُجّتِ خُدا کو مدینہ سے طلب کیا اور سال بھر تک اپنے پاس رکھا۔ ایک دِن موقع پا کر اپنی بھتیجی امّ الفضل سے اُس نے اپنا راز بیان کیا۔ وہ قتل امام پر راضی ہو گئی۔ انگور میں زہر ملا کر اُن جناب کو کھِلائے۔ افسوس وُہ زہر فوراً اثر کر گیا۔ امامؑ کے جوڑ جوڑ میں ورم آ گیا۔ یہ حال دیکھ کر اُمّ الفضل رونے لگی۔ حضرت نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ خُداوندِ عالم تجھ کو ایسے مرض میں مُبتلا کریگا جس کی دوا نہ ہوگی اور دُنیا و آخرت میں تُو ذلیل اور رُسوا ہوگی۔ آہ وہ جناب اُس زہر سے جانبر نہ ہوئے اور اُنتیسویں ۲۹ ذیقعد ۲۲۰ھ میں پچیس ۲۵ برس چار مہینے کے سِن میں جوانی کے عالم میں جنّت کو راہی ہوئے۔ اور کاظمین میں اپنے جدِّ بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کے پہلو میں دفن ہُوئے۔

حضرت رسُولؐ کے دسویں خلیفہ

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام کے بعد اُن کے فرزند حضرت علی نقی علیہ السّلام کو عہدۂ خلافت و منصب امامت عطا ہُوا۔ یہ جناب بھی طیب

وطاہر بے گناہ اور معصوم تھے۔ یہ جناب پندرہ ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۴ھ کو حضرت سمانہ خاتون کے پاکیزہ شکم سے متولّد ہوئے۔

متوکل نے اپنے زمانۂ حکومت باطلہ میں اُن جناب کو اپنا اشتیاق ظاہر کر کے مہمان بُلایا۔ جب وُہ حضرت مقام سامرہ میں تشریف لائے پہلی مہمانی تو اُس نے حضرت کی یہ کی کہ ایک ذلیل مکان رہنے کے لئے دیا۔ اِس پر بھی آئے دِن طرح طرح کی اذیّت دیتا رہا۔ امامؑ کی دُعا سے وُہ داخل دوزخ ہُوا۔ دس سال تک وُہ جناب سامرہ میں اُسی رنج و تکلیف میں رہے انجام کار معتز نے زہر دیا۔ تیسری رجب ۲۵۴ھ کو دُنیاوی قیدخانہ کو چھوڑ کر چالیس ۴۰ برس کی عمر میں بہشتِ برین کی سَیر کو تشریف لے گئے۔ اور سامرے میں اپنے مکان کے حُجرے میں دفن ہوئے۔

حضرتِ رسُولؐ کے گیارھویں خلیفہ

حضرت امام علی نقی علیہ السّلام کے بعد اُنکے فرزند امام حسن عسکری علیہ السّلام دین کے ہادی و امام ہُوئے۔ یہ جناب بھی گناہوں سے محفوظ اور خطاؤں سے معصوم تھے۔

یہ جناب آٹھویں ربیع الثانی ۲۳۲ھ کو حدیث خاتون کے شکم سے پیدا ہوئے اور آٹھویں ربیع الاوّل ۲۶۰ھ میں معتمد عباسی نے زہر سے شہید کیا۔ اٹھائیس ۲۸ برس کی عمر میں خلد بریں کو تشریف لے گئے۔ سامرے میں اپنے پدرِ بزرگوار کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت رسولؐ کے بارھویں خلیفہ

امام حسن عسکری علیہ السّلام کے بعد حجّتِ خُدا زمانہ میں اور حضرت رسُولؐ کے خلیفہ حضرت محمد مہدی علیہ السّلام مقرر ہوئے ان جناب کو چھ برس کے سِن میں علم و حکمت و فضل و کمال اور منصب امامت خُدا کی طرف سے عطا ہُوا۔ جس طرح حضرت عیسٰے علیہ السّلام تین برس کی عمر میں نبوّت پر فائز ہوئے اور حضرت یحییٰ علیہ السّلام کو طِفلی میں عہدۂ نبوّت مِلا۔ یہ جناب گُناہوں سے معصُوم ہیں۔ ان حضرت کی ولادت باسعادت ماہِ شعبان ۲۵۵ھ کی پندرھویں شب میں حضرت ملیکہ بنتِ یشوعا بن شاہِ روم کے شکمِ مبارک سے ہوئی۔ اُن مخدومہ کا مشہور لقب نرجس خاتون ہے۔ حضرت شمعون صفا وصیٔ حضرت عیسٰے علیہ السّلام کی نسل سے ہیں۔

غیبت صغرٰے

چوہتر برس تک وُہ جناب عام لوگوں سے پوشیدہ رہے۔ مگر خاص خاص اصحابی خدمتِ مبارک میں حاضر ہُوا کرتے تھے۔ اُس زمانہ میں حضرت کے نائب بہت تھے۔ مُومنین کی عرضیاں حضرت کے پاس پہنچاتے تھے۔ حضرت کے حکم سے زکوٰۃ و خمس کا مال شیعہ محتاجوں پر تقسیم کرتے تھے۔

حضرت حجتہؑ کے نائب

یُوں تو اُن جناب کے نائب اور سفیر بہُت سے تھے لیکن اُن میں سے چار زیادہ مشہُور ہیں۔ اوّل عثمان بن سعید علیہ الرّحمہ ہیں۔ یہ وُہ بزرگوار ہیں جن کا عالم باعمل اور عادل ہونا حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السّلام نے صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔ دُوسرے ابو جعفر محمد جو عثمان بن سعیدؒ کے فرزند ہیں۔ سفیر مقرر ہوئے۔ تیسرے سفیر حسین بن رُوح ہیں جو ظالموں کے ہاتھوں سے ناحق قتل ہوئے ہیں۔ اُن کے بعد علی بن محمد سمری نائب امام مقرر ہوئے۔ یہ بزرگوار پندرہویں شعبان ۳۱۹ھ کو اس دارِ دُنیا سے رحلت کر گئے اور اُسی سال میں ابو جعفر محمدّ بن یعقوب کلینی مُصنّف اصُول کافی اور علی بن بابویہ قمیؒ کا بھی انتقال ہوا ہے۔

علی بن محمد سمری کے بعد کوئی نائب مقرر نہ ہُوا۔ وُہی زمانہ غیبت کبرٰے کے شروع ہونے کا ہے جس کے بعد بارھویں امام علیہ السّلام کسی کو نظر نہیں آئے۔ نہ آیندہ کوئی اُن جناب کو آسمانی آواز سے پہلے دیکھیگا آسمانی آواز سے پہلے جو کوئی دیکھنے کا دعوٰے کرے وُہ مُفتری اور جھُوٹا ہے حضرتِ حجتہؑ صاحب الامر علیہ السّلام کے چاروں نائب شہر بغداد کے باہر مدفون ہیں۔

حضرت حجّۃ کے ظہور کی علامت

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ قائم آلِ محمّد کے ظاہر ہونے سے پہلے شروع جمادی الثانیہ سے دسویں رجب تک اِس زور و شور سے بارش ہوگی کہ کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ مومنین کے مردے اُس بارش سے بحکمِ خدا زندہ ہو جائیں گے۔ اور اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور ماہ ذیقعد کی پچیسویں کو روز شنبہ مکّہ معظّمہ میں وہ جناب ظاہر ہونگے۔

رجعت

بارھویں امام کے ظاہر ہونے کے بعد خُداوند عالم چند مومنین کو دوبارہ زندہ فرمائیگا تاکہ وہ لوگ اُن جناب کے مددگاروں میں شامل ہوکر کفّار سے جہاد کر کے ثواب شہادت حاصل کریں۔ اور ایک گروہ کافروں اور مُنافقوں کا زندہ کیا جائیگا۔ تاکہ اُن سے حضرت حجّۃ انتقام لیں اور طرح طرح کی تکلیفیں دے کر قتل کریں۔

رجعت کا ہونا حق ہے۔ جو شیعہ رجعت کا اعتقاد نہ رکھیگا مذہب تشیّع سے خارج ہو جائے گا!

سوال مُنکر و نکیر

مُنکر و نکیر یہ دونوں فرشتے ہیں۔ قبر میں آتے ہیں۔ اور خُدا او

رسولؐ اور ائمہ علیہم السلام اور قبلہ اور قرآن کے متعلق عقیدہ دریافت کرتے ہیں۔ جو شخص صحیح جواب نہیں دیتا ہے تو وہ دونوں فرشتے گرز آتشین اُس کے سر پر مارتے ہیں۔ جو لوگ کسی مومن کی چغلخوری غیبت کرتے ہیں۔ کج خلقی سے پیش آتے ہیں اُن پر قبر میں زیادہ عذاب ہوتا ہے۔

صُور

جب دُنیا کی عمر تمام ہو جائے گی۔ حضرت اسرافیل فرشتے کو صُور پھونکنے کا حکم خُدا ہوگا۔ اسرافیل بیت المقدس پر کھڑے ہوں گے اور کعبہ کی طرف مُنہ کر کے صور پھونکیں گے۔ صور سے دو آوازیں پیدا ہونگی ایک آواز آسمان کی طرف جائے گی جس کی وجہ سے تمام آسمان والے ہلاک ہو جائیں گے۔ دُوسری آواز زمین کی جانب آئیگی اُس کی دہشت سے ہر جاندار کے دل و جگر پھٹ جائیں گے۔ یکبارگی سب کے سب مر جائیں گے۔ پھر ہوا کو حکم ہوگا۔ وہ پہاڑوں کو اُکھیڑ کر دریا میں پھینک دیگی۔ دریا کا پانی جوش ماریگا۔ سخت تلاطم دریاؤں میں پیدا ہوگا۔

آسمان دُھنی ہوئی رُوئی کی طرح اُڑ جائیں گے۔ زمین اُلٹ پلٹ ہو جائے گی۔ سوائے خُدا کے اور کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔ چالیس برس تک یہی حالت رہے گی۔

حشر

تمام عالم کے فنا ہونے کے بعد خدا تعالےٰ اپنی قدرت سے آسمانوں کو پیدا کرے گا۔ زمین کو بچھائیگا۔ ہوا کو حکم ہوگا کہ وہ آدمیوں کی مٹی کو جمع کرے۔ پس ہوا تمام جنگلوں اور دریاؤں اور جانوروں کے شکموں سے آدمیوں کی مٹی جمع کرے گی۔ پھر اسرافیل مع صور کے زندہ ہونگے۔ وہ دوبارہ صور پھونکیں گے۔ جس کی آواز سے وہ مٹی گوشت ہو کر بدن بن جائیگی اور روحیں اُن بدنوں میں داخل ہوں گی۔ ہر شخص زندہ ہو کر اُٹھ کھڑا ہوگا۔ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے اُس کے بازوؤں کو پکڑے ہونگے اور میدانِ حشر میں لائینگے۔

میدانِ حشر

روزِ قیامت میدان حشر کی زمین مثل آگ کے گرم ہوگی اور سروں پر آفتاب کی حرارت بہت تیز ہوگی۔ پسینہ کی اِتنی کثرت ہوگی۔ کوئی ٹخنوں تک۔ کوئی گھٹنوں تک۔ کوئی ناف تک۔ کوئی سینہ تک۔ کوئی گردن تک پسینہ میں ڈوبا ہوا ہوگا۔

جو لوگ دُنیا میں غرور کرتے ہیں یا اکڑ کر چلتے ہیں یا حق بات قبول نہیں کرتے یا دین کے احکام بجالانے میں تکبّر کرتے ہیں۔ یہ لوگ

چیونٹیوں کی مانند ہو جائینگے۔ تمام آدمی اپنے پیروں سے ان کو روندتے ہوئے گزریں گے اور بعضوں کے چہرے سیاہ ہونگے۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ستار بجانیوالے کا منہ قیامت کے دن کالا ہوگا۔ ہاتھ میں اُسکے آگ کا ستار ہوگا فرشتے آگ کی چھریاں اُسکے منہ اور سر پر مارتے ہوئے میدانِ حشر میں لائینگے

گانیوالے مرد اور عورت قیامت کے دن اندھے۔ بہرے گونگے اُٹھینگے زناکار دف مزمار بجانے والوں کا بھی یہی حال ہوگا۔

بے نمازی قبر سے اندھا اُٹھیگا۔ سود کھانیوالے مجنون ہونگے اور اُن سب کے پیٹ اتنے بڑے ہونگے کہ وہ لوگ راستہ نہ چل سکیں گے۔ ملائکہ اُن کے سروں کو توڑینگے۔ جو لوگ دنیا میں بندگانِ خدا کو زبان سے ایذا دیتے ہیں قیامت کے دن اُن کی زبانیں گُدّی سے نکلی ہوئی ہوں گی۔ ہر گنہگار اپنے عملوں اور بدکاریوں کی سزا بھگتے گا۔

حساب

روزِ قیامت حق تعالےٰ اپنے انبیاءؑ کا اور پیغمبرِ آخرالزمانؐ کے بارہ وصیوں کا خود حساب لیگا اور یہ حساب ہدایت کے متعلق ہوگا۔ حضور سرورِ عالم کے سوا تمام انبیاءؑ اپنے اپنے وصی کا حساب لینگے۔ ہر نبی کا وصی اُسکی اُمت کے اعمال کا حساب کریگا۔ بعض بندے ایسے بھی ہونگے

جن کے اعمال کا حساب نہ لیا جائیگا لیکن دین و مذہب کا اُن سے ضرور سوال ہوگا۔

شہادت

تمام نبیوں اور رسولوں کے بندگانِ خُدا کو ہدایت کرنے کی خود خدائے تعالےٰ گواہی دے گا اور تمام انبیاء اپنے اپنے وصی کی گواہی دینگے۔ اور ہر نبی کا وصی اُس کی اُمت کا گواہ ہوگا۔ جس شخص نے جس عُضو سے گناہ کیا ہوگا وُہ عُضو اُس کے گناہ کی گواہی دے گا۔

میزانِ اعمال

روز قیامت انصاف کی میزانیں قائم کی جائیں گی۔ کسی شخص پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائیگی اور نہ کسی کی بدی بڑھائی جائیگی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ میزانوں سے مراد انبیأ اور اوصیاء ہیں جو اُمت کی کارروائیاں بغیر کمی اور زیادتی کے بیان کردینگے

نامۂ اعمال

روزِ قیامت خُداوند عالم ہر بندہ کا نامۂ اعمال نکالے گا جس میں چھوٹے بڑے تمام اعمال موجود ہونگے۔ وُہ اعمالنامہ ہر شخص کے کرتوتوں سے اُسکو آگاہ کردیگا کہ تُونے یہ یہ کام کئے ہیں۔ پس آواز آئے گی کہ اِس کتاب کو پڑھ لے۔ یہی کتاب آج تیرے حساب کے لئے کافی ہے۔

شفاعت

قیامت کے دن با ایمان گنہگاروں کی سفارش خُدا کی درگاہ میں حضرات انبیاء اور اُنکے اوصیاء کرینگے۔ جناب سیدہ علیہا السّلام گنہگار مؤمنین کے گناہ بخشوائیں گی بلکہ ہر مؤمن خطا کار مومنوں کی شفاعت کریگا اور اِتنے گنہگاروں کو بخشوائے گا جن کی تعداد مثل قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مُضر کے ہوگی۔ جو مومن بندے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں۔ اُن کو شفاعت کی حاجت نہ ہوگی۔

جو لوگ اصُولِ دین اور ضروریاتِ دین میں شک رکھتے ہیں یا اِنکار کرتے ہیں اور جو کفر او شرک پر مرتے ہیں اور جو لوگ عصمت نبی اور امام اور عصمت جناب سیدہؑ کے قائل نہوں اُن کی کوئی شفاعت نہ کریگا۔

صِراط

صِراط پُل ہے دوزخ کی تمام مخلوق اُسپر سے گزریگی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے تم سب کے سب جہنّم پر ضرور وارد ہوگے۔ خُدا اس کام کو یقینی پُورا کریگا حدیث میں ہے صراط سے کچھ لوگ بجلی کی طرح گزر جائینگے اور کچھ لوگ تیز گھوڑے کی مانند اُسکی مسافت کو طے کرینگے۔ اور کچھ آدمی بچّوں کی طرح راہ چلیں گے۔ الغرض جو شخص پُل صراط کو طے کرلیگا وہ جنّت میں پہنچ جائیگا۔ اور کافر و بدکار کٹ کٹ کر دوزخ میں گریں گے۔

روایت

ایک دن جناب رسولِ خُدا صلّے اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام سے ارشاد فرمایا - یا علیؑ! مَیں روزِ قیامت پُلِ صراط پر بیٹھونگا - تم اور جبرئیلؑ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہوگے - تمام آدمی صراط پر آئینگے - پس جس شخص کے پاس تمہاری ولایت کی سند ہوگی وُہی پُلِ صراط کے پار اُتر سکیگا -

دوزخ

دوزخ ایک بہت بڑا مکان ہے جس کی لمبائی - چوڑائی گہرائی سوائے خُدا کے اَور کسی کو معلوم نہیں - دوزخ میں سات طبقے ہیں - اُوپر والے طبقے کی بہ نسبت نیچے والے طبقے میں عذاب سخت ہے - کفّار اور مشرکین اَور مومن کو ناحق قتل کرنیوالے اُسکے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ مبتلا رہینگے کبھی دوزخ سے باہر نہ آئینگے - اور جو گنہگار بندے ایمان پر مرے ہیں اگر اُنکے گناہ موت کے وقت یا قبر میں یا میدانِ حشر میں یا پُلِ صراط پر معاف نہ ہوئے وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے مگر کچھ زمانہ کے بعد کسی کی شفاعت اور خُدا کی رحمت سے جہنّم سے رہائی پائیں گے - اَور بہشت کی نعمتوں میں ہمیشہ بسر کرینگے - دوزخ والے بیحد محتاج ہونگے نہ اُن کو موت آئیگی نہ اُن سے عذاب کم ہوگا - نہ اُن کی کوئی نصرت مدد

کریگا۔ نہ اُس میں وُہ لوگ ٹھنڈک پائیں گے۔ نہ اُنکو پانی ملیگا۔ ٹھنڈے پانی کے عوض اُن کو کھکتا ہُوا پانی۔ بہتی ہوئی پیپ پلائی جائیگی۔ یہ اُن کی بدکاریوں کا پُورا بدلہ ہوگا۔ اور اگر وہ لوگ کھانا مانگیں گے تو اُنہیں تھوہڑ۔ گندہ گوشت کھلایا جائیگا۔ جب وُہ لوگ فریاد کریں گے تو اُنکی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائیگی جو پگھلے ہُوئے تانبے کی مانند ہوگا۔ وہ پانی اُن کے چہروں کو جُھلس دے گا۔ وُہ لوگ دُور سے غل مچائینگے خُدایا تو ہمیں یہاں سے نکالدے۔ اگر پھر ہم بُرے کاموں کے مرتکب ہونگے تو بیشک اپنے نفسوں پر ظُلم کریں گے۔ عرصہ تک اُنکو کچھ جواب نہ ملیگا۔ پھر اُن سے کہا جائیگا۔ اسی آگ میں پڑے رہو۔ مجھ سے کچھ نہ کہو

اعراف

بہشت اور دوزخ کے درمیان میں ایک احاطہ ہے اِس کا نام اعراف ہے۔ اُس احاطے میں عذاب بالکل نہیں اور بہشت کی سی نعمتیں بھی نہیں ہیں۔ اُس احاطہ کے اُوپر ایک مکان ہوگا جس میں جناب رسولِ خُدا صلے اللہ علیہ وآلہ مع اپنے بارہ خلفاء کے تشریف فرما ہوں گے ہر مومن و کافر کو وُہ جناب اُسکی نشانیوں سے پہچان لینگے۔ جنّت میں وہی شخص جائیگا جو اِن حضرات کی معرفت رکھتا ہوگا اور وُہ سب بزرگوار اُسے جانتے ہوں گے۔ اور دوزخ میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو اِن

کے حق کے منکر ہوں گے۔

اعراف اُن لوگوں کا مقام ہے جن کے کانوں تک اسلام کی آواز نہیں پہنچتی۔

اعراف کے قریب وہ لوگ ٹھیرائے جائینگے جو حکمِ خُدا کے اُمیدوار ہونگے کہ حق سبحانہ یا عذاب کا حکم دیگا یا بخش دے گا۔

بہشت

بہشت آٹھ ہیں۔ آٹھواں بہشت تمام بہشتوں سے اُوپر ہے۔ ہر اُوپر والی بہشت میں نیچے والی بہشت سے زیادہ راحت و آرام۔ ہر جنّت کی لمبائی، چوڑائی آسمان اور زمین سے زیادہ ہے۔

جنّت ہمیشہ زندگی اور سلامتی کا گھر ہے۔ نہ اُس میں کبھی موت آئے گی اور نہ کوئی اُس میں بُوڑھا ہوگا۔ نہ اُس میں کسی قسم کی بیماری اور عارضہ ہوگا۔ جس چیز کو جس کا دِل چاہیگا وہ اُس میں مہیا ہوگی۔ دِل کو اور آنکھوں کو لذّت اور سرُور حاصل ہوگا۔

جنّتی بندے بہشت کی نعمتوں میں اس طرح بسر کرینگے کہ اُنہیں رنگ برنگ کے کھانے اور طرح طرح کی پینے کی چیزیں اور قسم قسم کے میوے اور آسائش کے لئے تخت اور حُوریں خدمت کے لئے غلام جو ہمیشہ جوان رہیں گے ملیں گے۔ بیٹھنے کے واسطے تکیے اور مسندیں

اور پہننے کے لئے ریشمی کپڑے پائیں گے۔

روایت

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ خُدا کی عبادت کرنے والے دُنیا میں تین طرح کے ہیں۔ بعضے وُہ ہیں جو جنّت کے شوق اور ثواب کی اُمید میں خُدا کی عبادت کرتے ہیں۔ پس یہ عبادت مزدُوروں اور خدمت گزاری کی سی ہے۔ بعضے وُہ ہیں جو دوزخ کے ڈر سے خُدا کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ یہ عبادت غلاموں کی سی ہے۔ بعضے خُدا کی مُحبّت میں اُس کی عبادت ادا کرتے ہیں۔ یہ بزرگ مرتبہ لوگوں کی عبادت ہے۔ یہی لوگ قیامت کے خوف سے محفوظ رہینگے۔ یہی لوگ بروزِ قیامت امان پائیں گے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کی نصیحتیں

دُنیا کی مذمّت

اَے دُنیا والو! یہ وہ مکان ہے جس کی بُنیادیں (بالکل) اُکھڑنیوالی ہیں۔ یہ دُنیا عیش و آرام کی جگہ نہیں۔ یہ تو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے (طرح طرح کی) زینت کرتی ہے اور اپنی آرائش سے لوگوں کو دھوکا دیتی ہے۔ اِس (دُنیا) کی حلال چیزیں حرام سے ملی ہوئی ہیں۔ اُس کی

بُرائی بھلائی میں مخلوط ہے۔ اس کی شیرینی میں تلخی ہے۔ پروردگارِ عالم نے اپنے دوستوں کیلئے اسے نہیں بنایا۔ دُنیاوی شوکت وحشمت انہیں عطا نہیں فرمائی۔ اس (دُنیا) کی عمارتیں بہت جلد خراب ہو جائینگی۔ اب تم ہی انصاف کرو اُس مکان میں کونسی خوبی ہے جس کی بُنیادیں اُکھڑ جائینگی۔ نِشان تک باقی نہ رہیگا۔ اُس زندگی میں کیا اچھائی ہے جو رفتہ رفتہ زادِ راہ کی طرح گھٹ رہی ہے۔

اے دُنیا دارو! آخرت سے زیادہ تم پر دُنیا قبضہ کئے ہوئے ہے دُنیاوی کام عقبیٰ کے کاموں سے زیادہ تمہیں حرکت دیتے ہیں۔ افسوس! جب تمہیں تھوڑا سامالِ دُنیا ہاتھ لگ جاتا ہے تو بیحد خوش ہوتے ہو لیکن آخرت کے بہت بڑے ثواب سے تمہارا محرُوم رہنا تمہیں کچھ بھی رنج نہیں پہنچاتا۔ غمگین نہیں بناتا۔ تم کو لازم ہے کہ خُدا کے واجب کیئے ہوئے کاموں کو بجالاؤ۔ اور اُس کی منع کی ہوئی باتوں سے باز آؤ۔ دُنیا جس کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو دُوسروں کی خوبیاں اس میں دکھاتی ہے اور جس سے مُنہ پھیر لیتی ہے تو اُس کی بھلائیاں مِٹا دیتی ہے۔

نصیحت

جو شخص لالچ کو اپنا شیوہ بناتا ہے وُہ اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے۔
جو آدمی کِسی کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے وُہ اپنے ہاتھوں ذلّت اُٹھاتا

ہے۔ فقیر اپنے وطن میں بھی مسافر کی مانند ہے۔

بندگانِ خدا سے ایسا برتاو رکھو کہ اگر مر جاؤ تو تمہارے سلوک یاد کرکے وہ روئیں۔ اور اگر زندہ رہو تو تمہاری ملاقات کی آرزو رکھیں۔

نیکی کرنے والا نیکی سے اچھا ہے۔ اور بُرائی کرنے والا بدی سے بُرا ہے۔

ناداں کی دوستی سے بچو۔ اس لئے کہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہتا ہے مگر اپنی بیوقوفی سے تمہیں نقصان دیتا ہے۔ کنجوس کی دوستی سے ڈرو اس لئے کہ وہ تمہاری حاجت کے وقت تم سے الگ ہو جائے گا۔ فاسق وفاجر کی دوستی سے خوف کرو کہ وہ تھوڑے سے لالچ میں تمہاری دوستی چھوڑ دے گا۔ جھوٹے کی دوستی قابل اعتبار نہیں وہ تو سراب کی مانند ہے۔ (سراب دور سے پانی معلوم ہوتی ہے مگر واقعی وہاں پانی نہیں ہوتا) تم سراب کے پاس نہ جاؤ۔

جب تک مال و دولت دُنیا تمہارے پاس رہیگی تمہارے عیبوں پر کسی کی نظر نہ پڑے گی۔ زبان ایک درندہ جانور ہے۔ اگر اسے روکے نہ رہوگے یہ تمہیں ضرر پہنچائے گی۔ سوائے خُدا کے کسی سے اُمید نہ رکھو گناہ کے سوا اور کسی چیز سے نہ ڈرو۔ جب کوئی دینی بات سُنو تو اُسے یاد رکھو اور اُس پر عمل کرو۔ جو شخص ہم اہلبیتؑ کا مطیع و فرمانبردار بنے

وہ لباسِ فقر پہنے۔ پورا فقیر وہ ہے جو رحمتِ خُدا سے لوگوں کو نا اُمید اور عذابِ خُدا سے بیخوف نہ بنائے۔ عقل سے زیادہ کسی مال میں نفع نہیں۔ تقویٰ اور پرہیز گاری سے بڑھ کر کسی چیز سے بزرگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اچھی عادتیں تمام مصاحبوں سے بہتر ہیں۔ علم و ادب سے عمدہ کوئی میراث نہیں۔ عملِ صالح کی برابر کوئی تجارت نہیں۔ ثواب سے بہتر کوئی نفع نہیں۔ حرام باتوں سے بچنے کی برابر کوئی پرہیز گاری نہیں واجبات کے ادا کرنے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔ حیا اور صبر کی برابر کوئی ایمان نہیں۔ اُس ایمان میں کوئی خوبی نہیں جس کے ساتھ صبر نہ ہو۔ مجھے بخیل کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ سے بھاگنا چاہتا ہے مگر تنگدستی بہت جلد اُسے گھیر لیتی ہے۔ اور تونگری جس کا وہ طالب ہے اُسے ہاتھ نہیں لگتی۔ وہ دُنیا میں مفلسوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اور قیامت کے دن امیروں کی مانند حساب دیگا۔

مغرور اور متکبر کی حالت پر میں سخت تعجب کرتا ہوں کہ آج سے پہلے تو وہ (نجس) قطرہ تھا اور کل وہ مردار ہو جائیگا۔ اور بدن اُس کا سڑ جائیگا۔ اُن لوگوں سے مجھے تعجب آتا ہے جو اپنی موت کو بھولے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ ہر روز مرنے والوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اُس شخص پر مجھے ہنسی آتی ہے جو فنا ہونے والے مکان کی تعمیر میں مشغول ہے اور باقی رہنے والے مکان کو آباد نہیں کرتا۔ بہت سے

روزہ رکھنے والے ایسے ہیں۔ جنہیں بھوک پیاس کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کو اُٹھنے بیٹھنے کی مشقت کے سوا اور کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

مال کے جمع کرنے سے علم حاصل کرنا بہت اچھا ہے۔ اِس لئے کہ مال کی تم کو حفاظت کرنی پڑتی ہے اور علم خود تمہاری حفاظت کرتا ہے۔ مال صرف کرنے سے گھٹتا ہے۔ اور علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے۔

علمِ دین حاصل کرنا دین و ایمان ہے۔ خدا تعالےٰ ثواب دے گا۔ مال کے جمع کرنے والے زندہ درگور ہیں۔ اور علم کے جمع کرنے والے مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔

اے گروہِ مردم! ڈرو خدا سے کہ وہ تمہاری باتوں کو (بغیر کان کے) سُنتا ہے اور تمہارے دِل کے پوشیدہ بھید سے وہ واقف ہے۔

اور موت کی طرف جلدی کرو کہ اگر تم اُس سے بھاگنا بھی چاہو گے تب بھی وُہ تم کو پکڑ لیگی۔ اور اگر اپنی جگہ رہو گے تب بھی وہ تم سے آ ملیگی اور اگر تم اُسے بھول جاؤ گے جب بھی وُہ تمہیں یاد کرے گی۔ جو شخص تمہارے احسان کو نہ مانے جب بھی تم اُس پر احسان کرنے سے اپنے ہاتھ کو نہ روکو۔ اس لئے کہ تمہاری نیکی کا بدلہ تمہیں خدا دے گا۔ وُہ تم کو اس سے زیادہ عطا فرمائے گا۔ جو احسان فراموش نے ضائع کر

دیا اور ادا نہ کیا۔ خداوندِ عالم احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

صبر کرنا زمانے کی سختیوں کو دُور کرتا ہے۔ گریہ و زاری مُصیبتوں کو زیادہ کرتی ہے۔ مصیبت کے وقت دوست کی دوستی پہچانی جاتی ہے۔ بندگانِ خدا کو ستانا سفرِ آخرت کے لئے بُرا زادِ راہ ہے۔ جو شخص تم سے رنج رکھے تم اُس سے اپنا بھید نہ کہو۔ جس نے شرم و حیا کا لباس پہنا کسی کو اُس کا عیب نظر نہ آئے گا۔

خداوندِ عالم نے اپنے بندوں کو کُفر کی نجاست سے پاک کرنے کے لئے ایمان اُن پر لازم کیا۔ کبر و نخوت دُور ہونے کے لئے نماز اُن پر واجب کی۔ رزق پیدا ہونے کے واسطے زکوٰۃ کا حکم دیا۔ بندوں کے خلوص کا امتحان لینے کے لئے روزے فرض کئے۔ دین کی قوّت کے لئے حج۔ اسلام کے غلبہ کے واسطے جہاد۔ جاہلوں کی اصلاح کے لئے امر بالمعروف۔ بیوقوفوں کو گُناہ سے بچنے کے لئے نہی عن المنکر۔ یار و مددگار کی زیادتی کے لئے صلۂ رحم۔ کشت و خُون سے روکنے کے لئے قصاص لازم کیا۔ عقل کی حفاظت کے لئے شراب کو حرام کیا۔ نسب کی صحت و حفاظت کے لئے زنا سے روکا۔ نسل کی ترقّی کے لئے بچہ بازی (اغلام) سے ممانعت فرمائی۔

پاک دامنی حاصل ہونے کے لئے چوری کی سزا مقرر فرمائی۔

سچائی کی شرافت کے سبب سے جھوٹ بولنے سے منع کیا۔ غدر و غارت گری سے محفوظ رہنے کے لئے صلح کا حکم دیا۔ انتظام امت کے لئے امام مقرر فرمایا۔ تعظیم امامت کے لئے امام کی اطاعت و پیروی واجب کی۔

اپنے دوستوں سے اچھا برتاؤ رکھو۔ شاید آگے چل کر وہ تمہارے دشمن ہو جائیں۔ دشمنوں سے خلق و تواضع کرو۔ شاید وہ لوگ تم سے دوستی کرنے لگیں۔

خدا نے دولتمندوں کے مال میں فقیروں کا رزق مقرر کیا ہے۔ فقیر جب ہی بھوکا رہتا ہے جب مالدار اُس کا حق نہیں دیتے۔

استحقاق سے بڑھ کر کسی کی تعریف کرنا یہ چاپلوسی ہے۔ اور کمی کرنا عاجزی یا حسد ہے۔

جو شخص اپنے عیبوں پر نظر ڈالیگا دُوسرے کے عیبوں پر اُس کی نگاہ نہ پڑے گی۔ جو شخص بغاوت کی تلوار کھینچے گا وُہ اُسی تلوار سے مارا جائیگا

جو شخص بات کرنے میں حد سے گزر جاتا ہے اُسکی خطا زیادہ ہوتی ہے۔

جس کی خطائیں زیادہ ہوتی ہیں حیا اُس میں کم ہو جاتی ہے۔ زہد اُس کا گھٹ جاتا ہے۔ جس کا زہد کم ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل (یادِ خدا سے) مر جاتا ہے۔ جس کا دِل مُردہ ہو جاتا ہے وُہ جہنمی ہے۔

جب تک آدمی بات نہیں کرتا زبان اُس کے قابو میں رہتی ہے۔

اِدھر اُس نے کوئی بات کہی وہ زبان کا قیدی ہوگیا۔ پس تم کو لازم ہے کہ روپیہ اشرفی کی طرح زبان کی حفاظت کرو۔ اور جو بات تمہیں معلوم نہ ہو اُس میں زبان نہ ہلاؤ۔

مفلسی ایک بلا ہے۔ بدن کی بیماری اُس سے سخت ہے۔ دِل کی بیماری تمام جسمانی امراض سے بدتر ہے۔ وُسعتِ مال ایک نعمت ہے۔ صحتِ بدن اُس سے افضل ہے۔ دِل کی پرہیزگاری صحتِ بدن سے بھی بہتر ہے۔

دُنیا میں جو چیز تمہیں مِل جائے اُسے لیلو اور جو نہ مِلے اُس سے تم بھی مُنہ پھیر لو۔ جو شخص خدا سے زیادہ دِل لگی مذاق کرتا ہے وُہ اپنی عقل کا کُچھ حِصّہ کھو دیتا ہے اور جو شخص تمہاری طرف متوجّہ ہو اُس سے پرہیز کرنا بیوقُوفی ہے اور جو شخص تمہاری طرف مائل نہو اُس سے رغبت کرنا ذِلّت کا باعث ہے۔

علم و عمل دونوں پاس پاس ہیں۔ عمل کو علم آواز دیتا ہے۔ اگر عمل نے اُس کی آواز سُن لی تو خیر ورنہ علم وہاں سے چل دیتا ہے۔

رِزق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ ہے جسے تم ڈھونڈتے ہو۔ دُوسرا وہ ہے جو تمہیں تلاش کرتا ہے۔ جو رزق کہ معیّن ہو چکا وہ کِسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔

نِعمت کا شکریہ ادا کرنا نعمت کو بڑھاتا ہے۔ اور ناشکری نعمت کو گھٹاتی

ہے۔ جو شخص سستی اور کاہلی کرے گا وہ حقوق ادا نہ کر سکے گا۔

خدا کی حجت سے زمین خالی نہیں رہتی خواہ وہ خلائق کی نظروں کے سامنے ہو یا ظالموں کے خوف سے پوشیدہ ہو۔ اگرچہ ائمہ کی تعداد کم ہے مگر قسم بخدا مرتبہ اور منزلت اُن کی بہت بڑی ہے۔ علم اُن کا سب سے زیادہ ہے۔ عقل اُن کی بڑھی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے دُنیا کی سختیوں کو آسان سمجھ لیا ہے مگر دُنیا کے نازپروردہ دشوار جانتے ہیں۔ جن چیزوں سے جاہل اور نادان لوگ وحشت کرتے ہیں وہ اُن سے مانوس ہیں۔ اُن کے بدن اگرچہ دُنیا میں ہیں لیکن ان کی رُوحیں اعلےٰ درجہ پر ہیں۔

جب قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کی علامتیں ظاہر ہونگی تو مومنین اِس طرح جمع ہو جائیں گے کہ جیسے فصلِ بہار میں بادل اِکٹھے ہو جاتے ہیں۔

ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ قرآن رسمِ خط ہو جائیگا اور اسلام برائے نام زبانوں پر ہوگا۔ مسجدوں کی عمارتیں اُونچی اُونچی ہوں گی کہ دُور سے دکھائی دیں گی۔ مگر ہدایت سے وہ خالی ہوں گی۔ بدترین خلائق نے اُن کو بنوایا ہوگا۔ اُن لوگوں سے فتنے اور فساد ظاہر ہوں گے۔ بداعمالیاں بداطواریاں اُن میں جگہ کر چکی ہوں گی۔ لوگوں کو وُہ گناہ کی رغبت دلانے کے سامان اور اسباب مہیّا کریں گے۔

حضرت رسولؐ کی پیشین گوئی

ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اُس وقت کے لوگ شکم پرست ہوں گے عورتیں اُن کی قبلہ ہوں گی۔ روپیہ اشرفی اُن کا دین ہوگا۔ متاعِ دُنیا کو وُہ بزرگی کا سبب خیال کریں گے۔ اسلام نام کا باقی رہیگا۔ ایمان کے ٹوٹے پھوٹے نشان رہ جائیں گے۔ قرآن کا رسمِ خط باقی رہے گا۔ مسجدیں اُن کی اُونچی اونچی ہوں گی۔ دِل اُن کے خواہشِ نفسانی کی وجہ سے خراب ہوں گے۔ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ میری اُمت کے لوگ مسجدوں میں حلقہ باندھ کر بیٹھیں گے۔ اور دُنیا اور دوستیٔ دُنیا کا ذکر کریں گے۔ علماء سے اس طرح بھاگیں گے جیسے بھیڑیئے سے بکری بھاگتی ہے۔ میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اُمراءِ اُس زمانے کے ظلم و ستم کریں گے۔ علماء اُس زمانہ کے لالچی ہو جائیں گے۔ عبادت کرنے والے دِکھاوے کی عبادت کریں گے۔ سوداگری پیشہ والے سُود لینگے۔ عورتیں اُن کی بناؤ سنگھار کریں گی۔ اُس وقت میری اُمت بیحد نقصان اُٹھائے گی۔

تمام شد

(سید اختر حسین پرنٹر پبلشر نے استقلال پریس لاہور سے چھپوا کر افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور سے شائع کیا)